هو المحبی

سلسلہ اشاعت دار التصنیف صوفیہ ۲۱۹

اردو

مکتوبات غوث اعظم رضی اللہ عنہ

مترجم

قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری

اشاعت

مکتبہ صوفیہ، تصوف منزل قریب ہائیکورٹ

حیدرآباد، آندھراپردیش

کتاب : اردو مکتوبات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فن : فارسی ادب و تصوف (ترجمہ در اردو)
مترجم : قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری
کتابت : عبدالقادر صاحب خوشنویس ساکن سنتوش نگر
سرورق : حافظ صوفی حمید قادری (فرزند مترجم)
طباعت : اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد
صفحات : (۴۸) ہدیہ : تین روپے Rs 3/-
اشاعت : شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ م مارچ ۱۹۹۰ء

کتاب ملنے کے پتے

(۱) تصوف منزل (21-1-247/2) قریب ہائیکورٹ حیدرآباد ۲ انڈیا۔
(۲) نجم نشین (19-5-478/1/1) نجم نگر گلشن باغ حیدرآباد 264
(۳) اسٹوڈنٹس بک ہاؤس چار مینار۔ حیدرآباد۔
(۴) حسامی بک ڈپو۔ مچھلی کمان حیدرآباد

نوٹ: مکتوبات کے فارسی متن کے اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ محولہ زائد از تین سو قرآنی آیات شریف کا اردو ترجمہ مع سورۃ و آیت نمبر بھی درج کر دیا گیا ہے

فہرست

ھوالقادر

حامداً ومصلیاً

عرضِ مترجم

قرآنی ارشاد علمہ البیان اور علم بالقلم کی روشنی میں خالق کون و مکاں نے اپنی عطا کردہ بے شمار نعمتوں کے من جملہ انسان کو علم کی دولت اور اس کے اظہار کے لئے زبان و قلم جیسے بہترین ذرائع ابلاغ سے نوازا ہے۔ صوفیہ کرام نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں اِن دونوں وسائل کا بھرپور استعمال کیا ہے جس کا ثبوت کئی صدیوں بعد آج بھی دستیاب ان کے ملفوظات، تصنیفات اور مکتوبات کی شکل میں موجود ہے جن کے بغیر اسلامی تاریخ و تمدن نامکمل ہے۔ تصنیفات تو زندگی میں خود ان بزرگوں کے نوکِ قلم سے نکلے رشحاتِ علم و عرفان ہیں اور ملفوظات دراصل کسی عام یا خاص مجلس میں ان ہی کے مواعظ و فرمودات کے مجموعے ہیں جنھیں مریدین و معتقدین نے اپنی یادداشت کی بناء پر قلم بند کر کے بعد میں شایع کیا۔ ان کے علاوہ ان بزرگانِ دین کے وہ مکتوبات بھی علم و عرفان کے انمول جواہر پارے ہیں جو اپنے کسی ارادت مند یا عقیدت کیش کے نام تحریر کئے گئے۔

برصغیر ہند و پاک میں ان گراں مایہ مکتوبات کے جن دو مجموعوں اور ان کے تراجم کی زیادہ اشاعت ہوئی ان میں ایک تو امام ربانی مجددِ الف ثانیؒ کے

اور دوسرے حضرت شرف الدین یحییٰ منیریؒ کے مکتوبات پر مشتمل ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ، شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور شاہ کلیم اللہ دہلویؒ کے شائع شدہ مکتوبات بھی قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح میرے جد پاک حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فارسی مکتوبات گرامی بھی مختلف مشہور کتب میں دستیاب ہیں جن کا اردو ترجمہ کرنے کی عرصہ سے دل میں تمنا تھی۔ چنانچہ غوثیت مآب ہی کی دو عربی کتب "بشائر الخیرات" اور "سر الاسرار" دونوں کے اردو تراجم کی سعادت بخش مصروفیت سے فراغت ہوئی۔ (جو الحمد للہ شائع بھی ہو چکے ہیں) تو چند مخلصین و معتقدین نے اصرار کیا کہ پیران پیرؓ کے مکتوبات کے ترجمہ کا شرف بھی حاصل کروں۔ اپنی کم علمی و کم مائگی کا پورا احساس تھا کیونکہ ان مکتوبات کی زبان قدیم ترین فارسی کے نہایت ادق الفاظ پر مشتمل ہے لیکن آپ ہی کے روحانی تصرف نے دستگیری کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے طفیل میں اس مبارک کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا مجھے حوصلہ عطا فرمایا جو آپ کے زیر ملاحظہ ہے۔

واضح باد کہ ان مکاتیب قدسیہ کی تعداد مختلف کتب میں مختلف ہے مثلاً غلام علی صاحب موسوی قادریؒ کی کتاب "درالدارین" میں صرف سات مکتوبات درج ہیں تو حافظ محمد علی صاحب خیرآبادیؒ کی تالیف "کلمات طیبات" میں پندرہ مکاتیب نقل ہیں جن کا عربی میں ترجمہ سید ظہیر الدین قادریؒ نے اپنی کتاب "الفتح المبین" میں شامل کیا ہے۔ البتہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں جو قلمی نسخہ (داخلہ نمبر ۲۴۷۷) محفوظ ہے اس میں ان فارسی مکتوبات غوث اعظم کی تعداد نہ صرف سترہ (۱۷) ہے بلکہ آغاز میں اس بات کا ذکر

ہے کہ یہ مکتوب حضرت غوثیت مآب رضی اللہ عنہ نے شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے نام تحریر فرمایا تھا۔

"فتح المبین" کے نام سے پندرہ مکتوبات کا اردو میں ترجمہ کرنے کی پہلی کوشش سید عبدالرحمٰن آفندی قادریؒ نے فرمائی مگر اس ترجمہ کی اردو زبان ایک تو قدیم گلابی ہے دوسرے صرف چند تعلیہ و خبریہ الفاظ کے ترجمہ پر اکتفا کیا گیا اور باقی عربی و فارسی کے دقیق الفاظ کو من وعن اور فقروں کی بندشوں کو جوں کا توں رکھدیا گیا ہے جس کو آج کا اردو داں طبقہ سمجھنے سے قاصر ہے اس لئے کمترین نے تمام سترہؔ مکتوبات کا حتی المقدور عام فہم سلیس اردو میں ترجمہ کردیا جو اب آپ کے ہاتھوں تک پہونچ چکا ہے۔

اکثر قارئین اب اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوچکے ہیں کہ کس طرح بعض مفاد پرستوں نے علمی غرض و استفادہ کے بہانے میرے پاس اپنی آمدورفت کے دوران سرالاسرار اور مکتوبات کے میرے تراجم کے مسودات کو حاصل کرلیا تھا۔ اور بعد ازاں ان کو اپنے ناموں کے ساتھ شایع بھی کیا تو پہلے من مانی تحریف کرکے پھر بعد میں ایسے مضامین کے اضافہ کے ساتھ جن کا اصل کتاب میں وجود تک نہیں ہے جس کی تصدیق و توثیق میرے پاس آکر کئی صاحبانِ علم نے بعد از شرف سے مجھے موصولہ "سرالاسرار" کی اصل فوٹو کاپی کے تقابل کے ذریعہ فرمائی جس کے بعد یہ تبصرہ بھی کیا کہ "ان لوگوں کا اگر بس چلے تو فرشتوں کے پاس سے اپنے اعمال ناموں کو اٹھاکر ان میں بھی تحریف و تصریف کر ڈالنے میں یہ لوگ کوئی کمی نہیں کریں گے"۔

آج "سرالاسرار" اور "مکتوبات" کے تراجم کے چراغ اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے دنیا بھر کو روشنی دکھاتے والوں پر حافظ شیرازیؒ کا یہ مصرع

پورا پورا صادق آتا ہے۔ رخ

"چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"

(یعنی چور بھی کتنا بہادر ہے کہ ہاتھوں میں چراغ رکھتا ہے)

یہ وہی مصرع ہے جو ایک بادشاہ کی قیمتی انگوٹھی کے سرقہ پر دیوان حافظ رح سے بطور فال برآمد ہوا۔ تحقیق پر واقعی وہی لونڈی اصلی چور نکلی جو اپنے ہاتھ میں چراغ تھامے دیوان حافظ سے فال نکالتے وقت رات میں بادشاہ کو روشنی دکھا رہی تھی۔

سننے میں آتا ہے کہ مجرمین اکثر مال مسروقہ کو نیا رنگ و روغن دے کر اور نام و نمبر تبدیل کر کے اس کی بازار میں نکاسی کیا کرتے ہیں تاکہ جرم بھی نہ پکڑا جائے اور معقول دولت بھی ہاتھ آجائے لیکن تعجب ہے کہ دین کے نام پر دنیوی دولت سمیٹنے والے بھی ترجمہ مکتوبات پر مشتمل کتاب کا نام بھی بدل بدل کر شائع کر رہے ہیں پہلی بار طرح طرح کی تحریف کے ایک نام سے کتاب شائع کی گئی۔ نوٹ انداز تین سو اغلاط کا مجموعہ ثابت ہوئی۔ اس کے بعد دوسری مرتبہ کچھ صحت کے بعد شائع ہوئی تو اس بار مترجم کا مقدمہ مع نام ہی حذف کر دیا گیا اور کتاب کا نام بھی تبدیل کر دیا گیا۔ نیز اندرونی سرورق کے ذریعہ یہ ظاہر کرنے کی نامحمود کوشش کی گئی کہ مترجم کوئی اور صاحب موصوف ہیں۔ اللہ تعالیٰ علم کے نام پر جہالت اور دین کے نام پر بد دینی پھیلانے والے "گندم نما جو فروشوں" سے ہمیں محفوظ رکھے اور اس علمی کاوش کو قبول فرمائے آمین فقط

خادم العلم والعلماء

سگ سگانِ دربارِ غوث صمدانی

قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری عفی عنہ

تصوف منزل قریب ہائیکورٹ

حیدرآباد۔ انڈیا۔

۲۶ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ م ۲۳ فروری ۱۹۹۰ء روز جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوباتِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

پہلا مکتوب

جذبۂ حق کے آغاز و انجام کے بیان میں

اے عزیز! جب (اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے) کے فیض کے بادل کی سیاہی سے شہود کی بجلی چمک اٹھتی ہے اور (اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے۔ آل عمران ۳/۷۴) کی عنایت والے کی جانب سے "وصول" کی ہواؤں کے جھونکے چلتے ہیں تو دلوں کے باغ میں "اُنس" کے پھول کھلتے ہیں اور روحوں کے یا غنچوں میں "شوق" کی بلبلیں خوش الحانی سے (ہائے افسوس یوسف علیہ السلام کی جدائی پر یوسف ۱۲/۸۴) کے ترانوں کے ساتھ نغمہ سنجی کرتے ہیں اور اشتیاق کی آگ باطن کے گوشہ گوشہ میں شعلے بھڑکاتی ہے اور عظمت کی فضا میں بے حد زیادہ

پرواز کے باعث فکروں کے پرندوں کی قوت پرواز جواب دے دیتی ہے اور عقلوں کے مردِ میدان "معرفت" کی وادی میں بھٹک جاتے ہیں اور "ہیبت" کے صدمہ سے سمجھ بوجھ کے ستونوں کی بنیادیں ہل جاتی ہیں اور ارادوں کی کشتیاں (اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسے چاہیئے تھی۔ انعام ۹۲) کے سمندروں میں (اور وہی انھیں لئے جا رہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ۔ ہود ۴۲) کی ہوا سے حیرت کی تہ میں پہنچ جاتی ہیں اور (کہ وہ اللہ کے پیارے ہیں اور اللہ ان کا پیارا ہے۔ مائدہ ۵۴) کے عشق کی موجیں طوفان برپا کرتی ہیں۔ ہر کوئی زبان حال سے (اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔ مومنوں ۲۹) کی ندا کرتا ہے اور (بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا۔ انبیاء ۱۰۱) کی پچھلی عنایت آ پہنچتی ہے اور ان کو (سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور۔ قمر ۵۵) کے جودی ساحل پر اتارتی ہے اور بادۂ الست کے مستانوں کی مجلس تک پہنچاتی ہے اور (بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زیادہ۔ یونس ۲۶) کی نعمتوں کا خوان سامنے کھلتا ہے (اور انھیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی۔ دہر ۲۱) کی شکل میں ساقیوں کے ہاتھوں قرب کے جام سے وصول کے پیالے گردش میں آتے ہیں اور یقین کی آنکھ سے (اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔ دہر ۲۰) کے ابدی ملک اور سرمدی دولت کا نظارہ ہوتا ہے۔

دوسرا مکتوب

مجاہدہ اور ریاضت اور اس کے فائدہ کے بیان میں

اے عزیز! خودی کی کیمیائی صحت کو (اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی عنکبوت ۶۹) کی ایک گھریا میں رکھ اور (اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے۔ آل عمران ۳۰) کی بھٹی سے گزار اور خالص بنا تاکہ (ضرور ہم انھیں اپنے راستے دکھائیں گے۔ عنکبوت ۶۹) کی جوہر کے لائق ہو اور (بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنّت ہے۔ توبہ ۱۱۱) کے بازار میں سودا کرے اور اس سرمایہ سے (ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے۔ زمر ۳) والے دینِ خالص کا مال حاصل کر سکے تاکہ (بڑی سے بڑی آفت پر بھی اخلاص کا مظاہرہ کرنے والے) کے بھیدوں میں سے ایک رمز تجھ پر کھل جائے اور (تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا؟ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔ زمر ۲۲) کے انوار کی تابانیوں میں سے ایک شعاع ہی تجھ کو روشن کر دے اور پکارنے والے کی جانب سے (مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ مومن ۶۰) کی ندا پر تیرے دل میں ایک سبب پیدا ہو اور (فرما دو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔ نساء ۷۷) کے گڑھے میں سے تو ہمت

کے پاؤں باہر نکالے اور (اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ اعلیٰ ع ۱۷)
کی بلندی کو پار کرے اور (اور ہم اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔ قٓ ع ۱۶)
کی نسیم قرب سے ایک خوشبو تیری مشام جان کو مہکا دے۔ اور اس سے
دل کا درخت جھومنے لگے۔ اور (اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ
پکارو۔ قصص ع ۸۸) کے باغ تجرید میں (اللہ کہو پھر انھیں چھوڑ دو۔
انعام ع ۹۲) کی بادِ خزاں کے سبب پتوں سے خالی ہو جائے۔ اور
(بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا۔ انبیاء ع ۱۰۱)
کے موسم بہار کی ہوائیں چلنے لگیں۔ اور (اللہ اپنے قریب کے لئے
چن لیتا ہے جسے چاہے۔ شوریٰ ع ۱۳) کے بادل فیض کے قطرات
برسائیں اور فضل کی بارش کریں اور دلوں کے باغوں کی ساری زمین
(اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔ کہف ع ۶۵) کے پودوں سے ہری
بھری ہو جائے اور روح کے باغوں کے سارے جھاڑ (بے شک اللہ
کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔ اعراف ع ۵۶) کے میووں سے
بھرپور ہو جائیں اور (وہ چشمہ جس سے مقربان بارگاہ پیتے ہیں۔
مطففین ع ۲۸) کے ہر چشمہ سے سیراب نہریں باطن کی وادیوں میں
جاری ہوں اور (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ مائدہ ع ۵۴)
کے اقبال کی خوشخبری دینے والا یوں خوشخبری سنائے (کہ نہ ڈرو اور
نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔
حٰم سجدہ ع ۳۰) اور جنات نعیم کا رضوان (اللہ ان سے راضی ہے
سورۂ توبہ ع ۱۰۰) ندا دے کہ (کھاؤ اور پیو خوشگواری سے، صلہ
اپنے اعمال کا۔ طور ع ۱۹)

تیسرا مکتوب

خوف وامید اور ان دونوں کے فائدہ کے بیان میں

اے عزیز! (اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بیوی اور بیٹوں سے۔ عبس ۳۴ تا ۳۶) کے دن سے ڈر اور (اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ بقرہ ۲۸۴) کے محاسبہ کی فکر کر اور (وہ چوپایوں کی طرح ہیں۔ اعراف ۷۹) کی طرح نفسانی لذتوں میں مشغول مت رہ اور سر کو (تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ بقرہ ۱۵۲) کے مراقبہ میں جھکا دے اور دل کی آنکھ کو (کچھ منہ اس دن ترو تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔ قیامہ ۳۲، ۳۳) کا نظارہ کرنے کے لئے کھول دے اور (اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے ہے اس میں جو مانگو حم سجدہ ۳۱) کی نعمتوں کو یاد کر شاید کہ پکارنے والے (اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے۔ یونس ۲۵) کی ندا تیرے ہوش کے کان میں سنائی دے۔ اور (یہ کہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل کود ہے۔ حدید ۲۰) کی خوابگاہِ غفلت سے تجھے بیدار کر دے اور (اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں۔ واقعہ ۱۰ تا ۱۲) کے درجات کی

طلب میں تو سر کے بل چلے اور ہمت کا چوپایہ جان و دل سے جو کڑیاں بھرے
تاکہ (اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے۔ شوریٰ ۱۹) کے الطاف
کی بشارت دینے والا (انھیں خوشخبری ہے۔ یونس ۶۴) کے تحفوں
سے بھرے ہزاروں خوانوں کے ساتھ تیرا استقبال کرے ـــ اور
(اور آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کی ملک ہیں۔ فتح ۴)
کی امداد والی افواج تیرے ساتھ ہو اور بے شک شیطان انسان کا
کھلا دشمن ہے۔ یوسف ۵) کے دشمنوں کے لشکر پر تو کامیاب ہو
اور (بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔ یوسف ۵۳) کی
نفسانی خواہش کے فریب سے تو چھٹکارا پائے۔ اور دل کی تختی پر تو
(اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔ بقرہ ۲۸۲) کے
اسرار کے لطائف تحریر کرے اور تیری روح کا پرندہ پچھلی مزاحمتوں
کو یاد کرے اور (اور اپنے رب کی راہیں چل کہ تیرے لئے نرم
آسان ہیں۔ نحل ۶۹) کے سلوک کی فضاء میں شوق کے بازوؤں
سے پرواز کرے اور (پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا۔ نحل ۶۹)
کے باغوں میں اُنس کے میوے چن لے اور تیرے باطن کا آئینہ
ہمہ صفاتی تجلیات کے انوار کی شعاعوں سے جگمگا اٹھے اور (تو
دن کا حصہ رات میں ڈالے۔ بقرہ ۲۷) کا راز کھل جائے اور
تیرے ضمیر کا باغیچہ (اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا
تو اس سے باغ اُگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے۔ ق ۹) کی
مہربانیوں کی بارش سے جنت کے باغ کی طرح ہرا بھرا ہو جائے اور
(اور ہم نے اس سے مُردہ شہر جلایا۔ ق ۱۱) کے رموز تیری سمجھ

میں آجائیں اور (تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا تو آج تیری نگاہ تیز ہے۔ ق ۲۲) کے پردے تیرے سامنے سے اٹھ جائیں اور تو اس کے کمال کے مشاہدہ میں محو ہو جائے۔ کبھی (بے شک اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔ آل عمران ۹۷) کی دریائے بے نیازی میں اترے اور (کیا اللہ کی خفی تدبیر سے بے خبر ہیں۔ اعراف ۹۹) کی ہیبت کے نہر حسرت کے بھنور میں سرگرداں ہوں اور کبھی (اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یوسف ۸۷) کے نسیم لطف کے چلنے سے تجدید کے گلشن میں عندلیب شوق کے ساتھ نغمہ سرا ہو اور (بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں۔ یوسف ۹۴) کے نغمہ سے وجدانی کیفیت طاری ہو اور حسد کرنے والے ملامت کے الفاظ سے پیش آئیں اور کہیں (خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خود رفتگی میں ہیں۔ یوسف ۹۵) جب اس نے وہ کرتا اس کے منہ پر ڈالا تو اسی وقت اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ یوسف ۹۶) کی تاثیر ظاہر ہو تو ہر کوئی نہایت ہی عجز و نیاز کے ساتھ درخواست کرے کہ (ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے بے شک ہم خطاوار ہیں۔ یوسف ۹۷) اور بے حد صدق کے ساتھ پڑھیں (بے شک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی۔ یوسف ۹۱) اور تو مناجات کرتے ہوئے زبان حال سے کہے (اے میرے رب بے شک تو نے مجھے سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے۔ دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں یوسف ۱۰۱)

چوتھا مکتوب

غفلت دور کرنے اور گناہوں سے توبہ کرنے کی ترغیب میں

اے عزیز! جو سامنے ہو اس سے غفلت کرنا اور دنیاوی زندگی پر غرور کرنا سعادت کی نشانی نہیں ہے مگر (کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کی۔ توبہ ع ۳۸) کا خطاب کیا تیری جان کے کان کو سنائی نہیں دیتا؟ اور (اور جو اس کی زندگی میں اندھا ہو تو وہ آخرت میں اندھا ہے اور بھی زیادہ گمراہ۔ بنی اسرائیل ع ۷۲) کی وعید سے تو کوئی خوف نہیں کھاتا اور (لوگوں کا حساب نزدیک ہے اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں۔ انبیاء ع ۱) کا ڈر دلاتے سے تو اندیشہ نہیں کرتا اور (جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ شوریٰ ع ۲۰) کے ذریعہ جھڑکے جانے کو تو نے بالکل فراموش کر دیا اور (تو وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ نازعات ع ۳۷ تا ۳۹) کی تنبیہ سے تو نے کوئی آگاہی حاصل نہیں کی۔ آخر کب تک غفلت کے جنگل میں سرگرداں پھرتا رہے گا اور شہوت بے سامان میں بندھا رہے گا (اللہ کی طرف توبہ کرو۔ تحریم ع ۸) کے ایک عبادت خانہ میں داخل ہو جا۔ (اور اپنے رب کی طرف رجوع ہو جاؤ زمر ع ۵۴) کے محراب میں توجہ سے حاضری دے اور صدق و اخلاص کی زبان سے (میں نے اپنا

منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے ایک اس کا ہو کر اور میں مشرکوں سے نہیں ۔ انعام ۸۰) پڑھ تاکہ (اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ۔ شوریٰ ۲۵) کے اسرار کی خوبیاں (بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ بقرہ ۱۸۲) کے الطاف کے خزانوں سے تجھ پر ظاہر ہو جائیں اور عنایت کا قاصد یوں خوشخبری پہنچائے کہ (بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور ستھروں کو پسند فرماتا ہے ۔ بقرہ ۲۲۲) اور (جسے چاہے عزت دے آل عمران ۲۶) کی بلندیوں کے درجوں تک بلندی بخشے اور اقبال کا اعلان کرنے والا زبان حال سے یوں ندا کرے کہ (کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے ان پر خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے ۔ احقاف ۱۳)

ہر زمانہ میں صوفیہ کرام موجود

علامہ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ "ملت اسلام میں کوئی بھی ایسا دور نہیں گذرا ہے کہ اس جماعت (صوفیہ) کے مشائخ میں سے کوئی شیخ نہ رہا ہو جو بیک وقت علوم توحید کا ماہر اور قوم (مسلم) کا امام تسلیم کیا جاتا تھا ۔ اور اس وقت کے بڑے بڑے علماء (ظاہر) اس شیخ کے حضور مطیع و متواضع ہوتے تھے اور ان سے برکت حاصل کرتے تھے ۔

(رسالہ قشیریہ)

پانچواں مکتوب

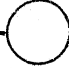
قلبِ سلیم عقلِ کامل اور یقینِ صادق کے فائدوں میں

اے عزیز! قلب تیرا سلیم ہو تاکہ (تو عبرت لوائے نگاہ والو حشر ۲) کے رموز سے واقف ہو اور عقل تیری کامل ہو تاکہ (ابھی ہم انہیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں اور خود ان کے آپے میں۔ شوریٰ ۵۳) کے اسرار کی باریکیوں تک رسائی حاصل کرے اور یقین تیرا صادق ہو تاکہ (کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوتی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ بنی اسرائیل ۴۴) کی معرفت کے شواہد کا دل کی آنکھ سے نظارہ کرے (اور جب تجھ سے میرے بندے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ بقرہ ۱۸۶) والی ملاقات کی صدا جان سے استقبال کرے اور (تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں ہے۔ نور ۱۱۵) کی بیجا خوشی (امید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔ الحجر ۳) کے خوابِ غفلت سے جگائے اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی ہے نہ مددگار۔ بقرہ ۱۰۷) کے مضبوط دستہ سے زور لگائے اور (تو اللہ کی طرف بھاگو۔ ذاریات ۵۰) کی کشتی پر سوار ہو اور (اور میں نے جن اور آدمی اس کے ہی

لئے بنائے ہیں کہ میری بندگی کریں۔ ذاریات ۵٦) کے دریائے معرفت کی تہ میں مردانہ وار غوطہ لگائے۔ اگر گوہر مطلوب ہاتھ آئے تو (اس نے بڑی کامیابی پائی۔ احزاب ۷۱) اور اگر جستجو میں جان چلی جائے تو (اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہوگا۔ نساء ۱۰۰)



علم ظاہر اور علم باطن



(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم دو قسم کے ہیں ایک قلب کا علم (علم باطن) اور یہی نفع بخش علم ہے اور (دوسرا) زبان کا علم (علم ظاہر) ہے یہ علم انسان کے اوپر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے (مشکوٰۃ شریف)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (علم کے) دو برتن یاد کئے ہیں۔ ایک برتن تو میں نے تم لوگوں میں پھیلا دیا لیکن دوسرا اگر پھیلاؤں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔
(مشکوٰۃ شریف)

(۳) علامہ عماد الدین اموی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "تم جان لو کہ علم باطن یہ طریق آخرت کا علم ہے اور یہ وہی علم ہے کہ جس پر سلف صالحین یعنی صحابہ و تابعین اور تبع تابعین چلے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اس علم کو علم، ضیاء، نور، ھدیٰ اور رشد کا نام دیا ہے اور یہ علم قرآن مجید اور حدیث سے حاصل کیا گیا ہے۔
(حیات القلوب)

چھٹا مکتوب

معیت اور احاطۂ حق تعالیٰ کے بیان میں

اے عزیز! جب معارف کے سورج باطن کے آسمانوں پر روشن ہوتے ہیں تو دلوں کی سرزمین ہدایت کے نور سے جگمگا اٹھتی ہے کیونکہ (اور زمین جگمگا اٹھے گی اپنے رب کے نور سے۔ زمر ۶۹) اور آلودگی جہالت کے پردے عقلوں کی بصیرتوں کے سامنے سے اُٹھ جاتے ہیں کیونکہ (تو ہم نے تجھ سے پردہ اٹھایا تو آج تیری نگاہ تیز ہے۔ ق ۲۲) اور سمجھ بوجھ کی گہرائیاں 'عالم قدس' کے انوار کی تابانیوں کو دیکھ کر حیرت میں پڑ جاتی ہیں اور عالم ملکوت کے اسرار کی عجیب و غریب باتوں کے ظاہر ہوتے سے فکروں کی گہرائیاں تعجب میں پڑ جاتی ہیں۔ اور عشق کی اُکساہٹ اس کو طلب کے جنگل میں سرگرداں کرتی ہے اور شوق کے شدید جذبات قرب کی منزلوں کو اُنس کی دولت سے مالا مال کرتے ہیں۔ اور (بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے۔ مومن ۶۱) کا پکارنے والا ندا کرتا ہے کہ (اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو۔ حدید ۴) جب معیت کے راز کے نکتہ سے واقف کرتا ہے تو اپنی ہستی کو گم کر دیتا ہے کیونکہ (اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھیراؤ۔ ذاریات ۵۱)

اور (یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں۔ آل عمران ۱۲۸) کی دریائے نیستی میں کھو جاتا ہے تاکہ توحید کا گوہر دستیاب ہو۔ غیرت کی لہریں اس کو عظمت کے وسیع سمندر میں ڈال دیتی ہیں اور وہ ہیبت سے چاہتا ہے کہ کنارہ پر آجائے اور حیرت کے بھنور میں گرفتار ہو کر کہتا ہے (اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے۔ قصص ۱۶) الطاف کی امداد کرنے والی سواریاں (اور ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا۔ بنی اسرائیل ۷) وہاں پہنچتی ہیں اور اس کو (ہم اپنی رحمت جسے چاہیں پہنچائیں۔ یوسف ۵۶) کے ساحل لطف پر نکال لاتے ہیں اور (وہ ہر چیز کو محیط ہے حم سجدہ ۵۴) کے اسرار کے خزانوں کی کنجیاں اس کے سپرد کرتے ہیں اور (اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے نجم ۴۲) کے رموز اور اشاروں کی اطلاع دیتے ہیں۔ تب کہیں یہ جانتے ہیں کہ (اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی نجم ۱۰) سے کیا مراد ہے اور (بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں نجم ۱۸) کے کیا معنی ہوتے ہیں۔



"تصوف"

علم تصوف وہ علم ہے کہ اس کو وہی دانشمند لوگ جانتے ہیں جو اہل حق کے نام سے مشہور ہیں اور جو شخص اس پر مطلع نہیں ہوا وہ اسے نہیں جان سکتا بھلا اندھا آفتاب کی روشنی پر کس طرح مطلع ہو سکتا ہے (حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ)

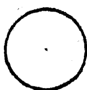
ساتواں مکتوب

جذبۂ حق کی قہاری اور اس نفسانی مخالفت کو مطیع کرنے اور اس عالم میں قیامت کے ظاہر ہونیکے بیان میں

اے عزیز! جب (اللہ اپنے قریب کے لئے جسے چاہے چن لیتا ہے۔ شوریٰ ۱۳) کی عنایت کے جذبات کے لشکر دلوں کی سلطنت میں کارفرما ہوتے ہیں تو نفوسِ امارہ یعنی (وہ نفوس جن میں بری خواہشات پیدا ہوں) کو (اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ مومنوں ۷۸) والی ریاضت کی لگام سے تابع بناتے اور رام کرتے ہیں اور نفسانی خواہشات کی زیادتیوں کو مجاہدہ کی زنجیروں میں کس دیتے ہیں اور آرزوؤں کے فرعونوں کو (اور اللہ کا حکم مانو اور رسولؐ کا حکم مانو مائدہ ۹۲) کی طوقوں میں قید کرتے ہیں اور ارادوں اور اختیارات کے کارندوں کو (جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔ نساء ۱۲۳) کا ادب سکھلانے کے تازیانہ سے سزا دیتے ہیں اور رسموں اور عادتوں کے آئین، اور تلبیس اور مصیبتوں کے ارکان کے قواعد کو ظاہر اور باطن میں بالکلیہ برخواست کر دیتے ہیں اور اس موقعہ پر پکارنے والا سچے بول والی زبان سے یوں پکارتا ہے کہ (جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اُسے تباہ کر دیتے ہیں

اور اس کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ نمل ۳۴) اور جب دلوں کی صفائی کے صحن کو (اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ آل عمران ۸۵) کی کدورتوں کے شائبوں کے داغ سے پاک وصاف کرتے ہیں۔ اور (جسے اللہ راہ دکھائے تو وہی راہ پر ہے۔ اعراف ۱۷۸) کے الطاف سے جھلکتی ہواؤں سے روحوں کے باغوں کا چپہ چپہ معطر اور خوشبودار ہوتا ہے اور باطنی اوراق کے صفحات پر (یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا۔ مجادلہ ۲۲) کے لطائف کے نقوش کندہ ہو جاتے ہیں اور ضمیروں کے چراغ (اور اللہ کو اپنا نور پیدا کرنا پڑے۔ صف ۸) کے انوار کی تابانیوں کی بدولت (جس دن زمین اس زمین کے سوا بدل دی جائے گی۔ ابراہیم ۴۸) کے شہود کی تجلیات کے آئینہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور شوق بھرے سروں میں (باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے۔ فرقان ۲۴) جیسا اشتیاق پیدا ہوتا ہے اور صدق کی زبان سے پھر کہہ اٹھتے ہیں کہ (اور تو پہاڑوں کو دیکھے گا تو خیال کرے گا وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ بادل چال چلتے ہوں گے۔ نمل ۸۸) اور عشق کا اسرافیل (اور صور پھونکا جائے گا۔ زمر ۶۸) کا صور پھونکتا ہے تاکہ (تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں ہیں۔ زمر ۶۸) کی بجلی نمودار ہو (وہ سب سے بڑی گھبراہٹ انھیں غم میں نہیں ڈالے گی۔ انبیاء ۱۰۳) کے اقبال کی خوشخبری دینے والا پہنچتا ہے اور انھیں جگہ دیتا ہے اور (سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور قمر ۵۵)

کی بلندی پر آنے کی دعوت دیتا ہے اور رضوان (آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات ہے حدید ۱۲) کی خوشخبری کے ساتھ خیر مقدم کرتا ہے اور نعمتوں کے باغوں کے دروازوں کو کھول دیتا ہے اور کہتا ہے (تم پر سلام ہو تم خوب رہے تو جنت میں ہمیشہ رہتے جاؤ۔ زمر ۷۳) اور وہ لوگ کہتے ہیں (سب خوبیاں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب ہے عمل کرنے والوں کا۔ زمر ۷۴)



تصوف اور فقہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ

"جو بغیر تصوف کے فقیہ بنا وہ فاسق ہوا

اور جو بغیر فقہ کے صوفی بن بیٹھا وہ زندیق ہوا

اور جو دونوں کا جامع ہوا وہ محقق ہوا"

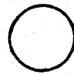
(مرج البحرین)

آٹھواں مکتوب

زہد اور اس کے فائدہ کے بیان میں

اے عزیز! (تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور وہ بڑا فریبی ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے۔ فاطر ۵) کے عالم سے گزر جا اور (تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانتے مطففین ۲۴) جیسے اہلِ حضور کی منزلوں کو یاد کر تاکہ (تو راحت ہے اور پھول اور چین کے باغ۔ واقعہ ۸۹) کے باغ کی خوشبوؤں کی ایک لپیٹ تیری مشام جان کو مہکا دے اور تو (نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے۔ مطففین ۲۶) کے جہاں نما جام کے ایک گھونٹ سے سیراب ہو اور (بے شک تیرے رب کی طرف سے حق آیا۔ یونس ۹۴) کی حقیقتوں کے اسرار کی باریکیاں، تجھ پر کھل جائیں اور تو (اللہ کے سوا اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کر سکے نہ برا۔ یونس ۱۰۶) والی تفرید کی بساط پر (ہم تمہیں حال سنائیں گے۔ کہف ع ۱۳) کے مقام اُنس سے (اور اس دن کی قسم، جو گواہ ہے۔ بروج ع ۳) کا فسانہ سنے کبھی (تو خوشی سنا دو میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس میں سے بہتر پر چلیں زمر ۱۸) کے خطاب کے نغموں سے محظوظ ہو جائے نہایت شوق کے ساتھ خوشی میں آ جائے اور کبھی (تو قائم رہو جیسا تمہیں حکم ہے اور جس نے

تمہارے ساتھ توبہ کی ۔ ہود ۱۱۲) کی ہیبت کی شدتوں سے سر کو غم کے
مراقبہ میں جھکالے اور کبھی (اور اللہ کی رسی سب مل کر مضبوط تھام لو ۔
آل عمران ۱۰۳) کی مضبوط رسی کو تھام لے اور (اور مدد نہیں ہے
مگر اللہ کے پاس سے ۔ آل عمران ۱۲۶) کے تسمے سے لٹکائے اور کبھی
(قریب ہے کہ ہم انھیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ
ہوگی ۔ قلم ۴۴) کے دریائے خوف میں اترے اور کبھی (اور بے شک اللہ
تم پر ضرور مہربان رحم والا ہے ۔ حدید ۹) کے ساحلِ لطف پر پہنچے اور
(تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو ۔ کہف ۱۱۰) کے باغوں سے
(تو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے ۔ کہف ۱۱۰) کے میوؤں کو چن کر جمع کرے
اور (اور ہر ایک کے لئے اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں ۔ احقاف ۱۹)
کی نہروں سے اخلاص کے ہاتھوں اعتراف ظاہر کرے اور (بے شک میری
نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے
جو سارے جہانوں کا رب ہے ۔ انعام ۱۶۳) کی دیوار کے سایہ میں
(اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون ہے تو خوشیاں مناؤ ۔ توبہ ۱۱۱)
والے نعمتوں کے خوان میں سے کھائے اور فضل کے منادی کی ندا
سنے کہ (اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف ہے نہ تم کو غم ہوگا ۔
زخرف ۶۸)۔

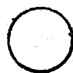


نواں مکتوب

اُنس اور اس کے فائدوں کے بیان میں

اے عزیز! جب اُنس کی بانسریوں کا سُر دلوں کے کانوں کو سنائی دیتا ہے تو نغمہ سنجی کی لذتیں (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں اعراف ع۱۷۲) کا خطاب یاد دلاتی ہیں۔ اور (سب بولے کیوں نہیں اعراف ع۱۷۲) کی کیفیتوں کی سرشاری کا تذکرہ کرتی ہیں اور عندلیب کا غلبۂ شوق حسرت کے تاروں پر (ہائے افسوس ہے یوسف کی جدائی پر۔ یوسف ع۸۴) کا نغمہ چھیڑتا ہے اور بے قراریوں کی بربط (اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں۔ وہ غصہ کھاتا رہا یوسف ع۸۴) کا ترانہ انکسار سناتا ہے اور فراق کے طنبورہ (باجا) سے (میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں۔ یوسف ع۸۶) والی بینوائی کا ساز (تو تم اچھی طرح صبر کرو۔ معارج ع۵) کے سُر میں نکلتا ہے۔ جذبات شوق کی بجلیاں، باطن کے آسمانوں میں کچھ اس طرح چمکنے لگتی ہیں کہ بصیرتوں والی عقلوں کی آنکھوں کو بالکل چکا چوند کر دیتی ہیں گویا کہ (قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھ لے جائے۔ نور ع۴۳) اور روحوں کی آنکھوں کے بادل سے افسوس کے عنبریں قطرات کی اس طرح

بارش ہوتی ہے کہ (جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں گے یشوریٰ ع ۲۰) کی کھیتی کی زمین میں (اور اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے۔ فتح ع ۱۹) کے پودے سب لہلہانے لگتے ہیں اور (اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے طلاق ع ۳) کی امیدوں کے باغوں کا گوشہ گوشہ (بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے۔ طلاق ع ۳) کی خوشبوؤں کی لپیٹوں سے معطر ہوتا اور مہک اُٹھتا ہے اور صبر کے درخت کی شاخیں (صابروں کو ان کا ثواب بھرپور بے حساب دیا جائے گا۔ زمر ع ۱۰) کے میووں سے بھرپور ہو جاتی ہیں اور (یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر یا روک رکھ۔ ص ع ۳۹) والی عنایت کی ہوا کے جھونکے سے لچکنے لگتی ہیں اور (اور تمہارا رب بخشنے والا رحمت والا ہے۔ کہف ع ۵۸) والا منادی پکارتا ہے کہ (بے شک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ ص ع ۵۴)



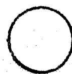
دسواں مکتوب

نیکوں کی صحبت کی ترغیب اور اس کے فائدے اور دنیا میں زہد کے بیان میں

اے عزیز! (اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکائے گی۔ ص ع ۲۶) والی نفسانی خواہشوں کی طرف بلانے والے سے (اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا۔ کہف ع ۲۸) والی غفلت کی آماجگاہوں سے باہر آ اور (اس جیسا ہو جائے گا جو سنگدل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا سے سخت ہو گئے ہیں۔ زمر ع ۲۲) والے سنگدلوں سے پرہیز کر اور (اپنے رب کا حکم اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔ شوریٰ ع ۴۷) والے منادی سے۔ (کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے جھک جائیں۔ حدید ع ۱۶) کی ندا کو ہوش کے کان سے سن اور (کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔ قیامہ ع ۳۶) کی آگاہی پر (اور ہرگز تمہیں اللہ کے علم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی ہے" لقمٰن ع ۳۳) والے کی غفلت اور غرور کی نیند سے بیدار ہو اور (وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت

اللہ کی یاد (سے) نور ۳۷) والے اہلِ حضور کے مقامات اور کعبۂ مقصود کے لئے سر کے بل چل اور۔ (اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔ مزمل ۸) والے انقطاع کے صحرا میں۔ (پھر انھیں چھوڑ دیں انعام ۹۲) کی شمشیر برہنہ کے سامان سے لیس ہو کر اور (اور اسے یاد کرو گے اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں۔ مومن ۴۴) والے تفویض کے چوپایہ پر سوار ہو کر (سچوں کے ساتھ ہو۔ توبہ ۱۱۹) والے اہلِ صدق کے قافلہ کے ساتھ مسافرین جا (بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے۔ کہف ۷) والی دنیا کی زینت و نمائش کی سکونت گاہوں پر سے گزر جا اور (تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں۔ تغابن ۱۵) والے مہلک فتنوں کے ہنگامے سے صحیح و سلامت گزر جا اور (بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے۔ مزمل ۱۹) والی ہدایت کے راستوں اور رہگزروں میں سے کوئی ایک راہ اختیار کر اور (یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے۔ نمل ۶۲) کی تڑپ رکھنے والی زبان سے روتے گڑگڑاتے (ہم کو سیدھا راستہ چلا فاتحہ ۵) پڑھ پھر (سن لو! بے شک اللہ کے ولیوں پر کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یونس ۶۲) کی قدیم عنایت کی خوشخبری دینے والا (ان پر سلام ہو گا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔ یٰسین ۵۸) کے سلام کی خوشخبری کے ساتھ استقبال کرتا ہے اور جو (تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح۔ صف ۱۳) والے گھوڑے پر سوار کرتا ہے اور (تو پلٹے اللہ کے احسان اور فضل سے آل عمران ۱۷۴) والی جنت کی نعمتوں کے باغوں کی سیر

ہے کیا تاہے اور وصال کی عنبر آمیز نسیم کے جھونکے ہر طرف سے چلنے لگتے ہیں اور غیب کے ساقیوں کے ہاتھوں شرابِ محبت کے ساغروں کا دور چلتا ہے اور مجلس (ان سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔ دہر ع۲۲) سے ہم آہنگ نظارہ پیش کرتی ہیں اور انس کا منادی (اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔ نساء ع۱۹۴) کا فسانہ شروع کرتا ہے اور (پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا۔ (اعراف ع۱۴۳) کے دیباچہ کو مزید طوالت دیتا ہے (اور موسیٰ بے ہوش گرے۔ اعراف ع۱۴۳) والے حالات کی مدہوشی سے بصیرت کی آنکھوں کے نظاروں کی خبر پاتا ہے (کچھ منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔ (قیامہ ع۲۳) والے نظاروں کا آنکھوں سے معائنہ کرتا ہے اپنی عاجزی کا اعتراف کرتا ہے اور پھر زبانِ حال سے کہتا ہے کہ (آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں۔ انعام ع۱۰۴)

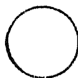


گیارھواں مکتوب

گڑگڑانے عاجزی کرتے روتے اور حق تعالیٰ سے التجا کرنے کے بیان میں

اے عزیز! جب تک تو اضطراب کی پیشانی خاک پر نہ رکھے اور آنکھوں کے بادل سے حسرت کی بارش نہ برسائے تیرے عیش کا باغ خوشی کے جھاڑوں سے ہرگز ہرا بھرا نہیں ہوتا اور امید کی جھاڑی مراد کے تازہ اور میٹھے کھجوروں کے بغیر میوہ دار نہیں ہوتے اور صبر کی شاخیں اور رضا کے پتے اور اُنس کے پھول سے (اور بے شک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔ ص ۲۵) والے قرب کے میوؤں کے ساتھ ہرے بھرے نہیں ہوتے اور کمال کو نہیں پہنچتے اور دل کا عندلیب شوق کے ترانے کے ساتھ نغمہ سرا نہیں ہوتا اور دل کا رہنما (میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں۔ صافات ۹۹) کے بازو کے ساتھ (کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ خیال باندھے۔ نجم ۲۴) کے پنجرے سے نہیں اُڑتا اور (اور اے سننے والے اپنی آنکھ نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی کہ ہم انھیں اسکے

سبب فتنہ میں ڈالیں۔ طٰہٰ ۱۳۱) کی فضا کو پار نہیں کرتا (سبح کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور قمر ۵۵) کے درخت تک ہرگز رسائی حاصل نہیں کرتا اور (ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس زمر ۳۴) کے درختوں کے کوئی میوے نہیں کھاتا اور (اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانہ آل عمران ۱۴) کے باغ سے ایک خوشبو اس کے مشام تک نہیں پہنچتی اور (ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے اپنے رب کے یہاں اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان کے کاموں کا پھل ہے۔ انعام ۱۲۸) والی نعمتوں کے گلزار سے کوئی بہرہ وری حاصل نہیں ہوتی۔

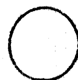


بارھواں مکتوب

توحید اور اس کے فائدوں کے بیان میں

اے عزیز! دلوں کے مشرقوں کی اُفق سے صبح توحید کی روشنی کا پھیلنا ظاہر ہوتا ہے گویا کہ (اور صبح کی جب دم لے۔ کورت ع۱۸) اور روح کے باطن کے آسمانوں پر عین الیقین کے سورج بلند ہوتے ہیں گویا کہ (اور سورج چلتا اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے۔ یٰس ع۳۸) بشریت کے وجود کی تاریکیاں (ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے۔ تحریم ع۸) کے انوار اور تابانیوں کی روشنی میں چھپ جاتی ہیں اور (رات لاتا ہے دن کے حصہ میں۔ فاطر ع۱۳) کا راز ظاہر ہوتا ہے اور (اللہ مسلمانوں کا والی ہے انھیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ بقرہ ع۲۵۷) کی پچھلی عنایت سامنے بے نقاب ہوتی ہے (اور شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے۔ اعراف ع۲۲) والے شیطان کا لشکر (تو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔ فاطر ع۶) کے معرکہ میں (لوگوں کے لئے ان خواہشوں کی محبت عورتوں اور بیٹوں سے آراستہ کی گئی۔ آل عمران ع۱۴) والے اپنے سپاہیوں کے ہمراہ دل کے لشکر کے ساتھ برسرپیکار ہوتا ہے وہ لوگ

صدقِ حال کے ساتھ اضطرار کی زبان سے پڑھتے ہیں کہ (اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی۔ شعراء ع ۱۳) اور نہایت عاجزی کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ (اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ بقرہ ع ۲۸۶) (اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ انعام ع ۵۹) کا ہاتف ندا کرتا ہے کہ (اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤگے۔ آل عمران ع ۱۳۹) (اور بے شک ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا۔ صٰفّٰت ع ۱۷۲) کی فوجوں کی امداد (جب اللہ کی مدد اور فتح آئے۔ نصر ع ۱) کے پرچموں کے ساتھ آپہنچتی ہے اور (بے شک ہم نے تمہارے لئے فتح دی۔ فتح ع ۱) کا ہراول دستہ (بے شک ضرور ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد کریں گے۔ مومن ع ۵۱) کی تلواروں کو (ہم جسے چاہیں درجے بلند کریں۔ یوسف ع ۷۶) کی نیام سے نکالتا ہے اور دشمنوں کے لشکر پر حملہ کرتا ہے اور (تو انہوں نے اللہ کے حکم سے ان کو بھگا دیا۔ بقرہ ع ۲۵۱) کی نشانیاں بالآخر ظاہر ہوتی ہیں اور (اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح۔ صف ع ۱۳) کی خبریں مسلسل گردش کرتی ہیں اور اس حالت میں منادی پکارتا ہے کہ (یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ آل عمران ع ۲۶)

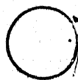


تیرھواں مکتوب

زہد اور صالحوں کی صحبت کی ترغیب دلانے کے بیان میں

اے عزیز! (مال اور بیٹے جیتی دنیا کا سنگار ہیں۔ کہف ع ۴۶) کے کارخانہ سے تو باہر آ اور (ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا۔ فتح ع ۱۱) والے کاروبار کی جگہ سے دامن بچالے اور (وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انھیں چھوڑ دیا۔ توبہ ع ۲۷) والی غفلت کے جنگل میں گمراہ پھرنے والوں کی صحبت کی پستی سے ہمت کا پاؤں باہر نکال اور عشق کے میدان میں طلب کا گھوڑا دوڑا اور (اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے وہی مقرب بارگاہ ہیں۔ واقعہ ع ۱۰،۱۱) والی سبقت کے کوچہ میں (اللہ کی مدد چاہو۔ اعراف ع ۱۲۸) والی امداد کی چوگان (لکڑی) کے ذریعہ (وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ بقرہ ع ۵) کی منزل تک رسائی حاصل کر تا کہ (اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے۔ یونس ع ۲) کی دولت کا قاصد آپہونچے اور یوں مژدہ سنائے کہ (بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان رحم والا ہے۔ بقرہ ع ۱۴۳) اور (تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی

دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے انعام ع ۱۰۵) کا فرمان تیرے
ہاتھ میں دے جب اس سربستہ رموز سے تجھے شناسائی حاصل ہو تو وجد
میں بیحد شوق سے تو سر کے بل چلے اور (اور یہ تمہارے رب کی سیدھی راہ
ہے انعام ع ۱۲۷) کا اسلامی راستہ آگے اختیار کرے اور (ان کے لئے باغ
ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ۔ یہ نوح ع ۱۱) والی پاکیزہ جگہ کا
ارادہ کرے اور (ان کے رب کے پاس ان کے لئے درجے ہیں بخشش ہے
اور عزت کی روزی ہے ۔ انفال ع ۴) والی جنت کی نعمتوں کے
باغوں کا پتہ دریافت کرے تاکہ (بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ
بھلائی کا ہو چکا ۔ انبیاء ع ۱) والی عنایت کی خوشخبری دینے والا
آ پہنچے اور (اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں ۔
بینہ ع ۸) والی مملکت دارالسلام کی ایک کے بعد ایک خبر دیا
جائے اور (اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا
تو بہت جلد اللہ اسے ثواب دے گا ۔ فتح ع ۱۰) کے تحت پر آنے کی
دعوت دے اور کہا (تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا
میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو ۔ آل عمران ع ۹۲)

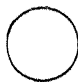


چودھواں مکتوب

آیت نور السموات والارض کے اشاروں اور دوسری آیت کے اسرار میں

اے عزیز! (اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ نور ع ۳۵) کے انوار کی تابانیاں ضمیروں کے چراغ سے جلوہ گر ہوتی ہیں تو اس کی تاثیر سے دل کی قندیل پوری روشن ہو جاتی ہے گویا کہ (وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا۔ نور ع ۳۵) اور (جو نہ پورب کا ہے نہ پچھم کا۔ نور ع ۳۵) کے بادل کے گرد و غبار میں سے (چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ سے نور ع ۳۵) والی کشوف کی بجلیاں چمکتی ہیں اور تیری فکر کی قندیلوں کو (قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے۔ نور ع ۳۵) سے روشن کرتی ہیں اور باطن کے آسمان کو (اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں۔ نحل ع ۱۶) کی حکمتوں کے تاروں سے پوری طرح سجاتے ہیں گویا کہ (اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا۔ صافات ع ۶) اور حضوری کے چاند (نور پر نور ہے۔ نور ع ۳۵) کی افق سے نمودار ہوتے ہیں اور استعلا کے برجوں پر بلند ہوتے ہیں گویا کہ (اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں۔ یٰسٓ ع ۳۹) اور غفلت کے راتوں کے پردہ کو (اور رات

کی قسم جب چھلکے ۔لیل ۱) کی صفت عطا کرتے ہیں اور (پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے آل عمران ۱۷) والی نعمتوں کے باغ کی خوشبو مشک بار کر دیتی ہے اور (وہ رات میں کم سویا کرتے ہیں ۔ زاریات ۱۷) کے درختوں کی بلبلیں غمگیں نغموں کے ساز چھیڑتے ہوئے رنج کا اظہار کرتے ہیں اور (اللہ اپنے نور کی راہ جسے چاہتا ہے بتاتا ہے) کی دولت والی صبح روشن ہوتی ہے اور معارف کے سورج (جسے اللہ راہ دے وہی راہ پر ہے ۔ بنی اسرائیل ۹۷) کے مطالع سے طلوع ہوتے ہیں اور (سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے ۔ یٰسین ۴۰) کے رازہائے سربستہ بالآخر منکشف ہو جاتے ہیں اور (اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔ نور ۳۵) کے اسرار کی گہرائیوں کے نکتے مشکلات کے پردوں میں سے باہر اور ظاہر ہو جاتے ہیں ۔



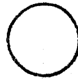
پندرھواں مکتوب

معارف دین کی کمالیت اور اس کی نشانیوں کے بیان میں

اے عزیز! معرفت کا آفتاب عالم تاب (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ مائدہ ع ۳) کے کمال والے برجوں میں پہنچتا ہے اور محبت کا النصف النہار سورج چمکتا ہے (اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ مائدہ ع ۳) کے معارف کی بلندیاں پروان چڑھتی ہیں (اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔ مائدہ ع ۳) کے انوار کی بجلیاں چمکتی ہیں اور (تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔ زمر ع ۲۲) کی نشانیوں کے شواہد (بے شک میرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ہے۔ یونس ع ۹۴) کے عظیم مشاہدوں سے نظر نواز ہوتے ہیں اور (اور آسمان اور زمین کے خزانے اللہ کے لئے ہیں۔ منافقون ع ۷) کے اسرار کی پاکیزگیوں کے نکتوں سے روشناس کراتے ہیں اور (اور یقین والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں اور خود تم میں، تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں۔ ذاریات ع ۲۰،۲۱) کے حقائق کی باریکیوں سے باخبر کرتے ہیں اور (تو تم جدھر منہ کرو اُدھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت) تمہاری

طرف متوجہ ہے۔ بقرہ ۱۱۵) کے رموز اور اشاروں سے آشنائی
عطا کرتے ہیں (اور ہم نے ہوائیں بھیجیں حجر ۲۲) کے فیض کی باد صبا
اور (ہم اپنی رحمت جسے چاہیں پہنچائیں۔ یوسف ۵۵) کے فضل
کی ہواؤں کے جھونکے (اور اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے۔ شوریٰ
۱۹) کے مقام سے (ہم ان کے اجر ضایع نہیں کرتے جن کے کام اچھے
ہوں۔ کہف ۳۰) کے باغوں کی جانب چلنے لگتے ہیں اور (بے شک
اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور نیکیاں کرتے ہیں۔ نحل ۱۲۸)
کے باغ کے درخت شہود کے پتوں اور تجلی کے پھلوں سے ہرا بھرا
اور میوہ دار ہو جاتے ہیں اور (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے
دے۔ مائدہ ۵۴) والے وصول کے چشمے (اور اللہ بڑے فضل والا
ہے۔ آل عمران ۷۴) والے پہاڑوں کی بلندیوں کی جانب سے
دلوں کی وادیوں کے راستے کی طرف بہہ نکلتے ہیں۔ پوشیدہ احوال
کی خبر دینے والے اس طرح خبر دیتے ہیں کہ (بے شک وہ جو ایمان
لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن دالا محبت کر دے گا۔
طٰہٰ ۹۶) اور اقبال کی بشارت دینے والے یوں خوشخبری سناتے ہیں
کہ (ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف ہے
نہ تم کو غم ہوگا۔ زخرف ۶۸) اور (پاکیزہ شہر اور بخشنے والا رب۔ سبا
۱۵) کے گھروں سے رضوان (ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا
فرمایا ہوا۔ یٰسین ۵۸) والے تحیات کے تحفوں کے ساتھ آ پہنچتا ہے
اور وصول کے باغوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور (اللہ ان
سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ مائدہ ۱۱۹) کی نعمتوں کا خوان

سامنے کھولتا ہے اور کہتا ہے (اور تمہارے لئے ہے اس میں جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے ۔ حم سجدہ ع ۳۱)



شریعت، طریقت، حقیقت

(۱) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ احکام کے ظاہری احوال کا نام "شریعت" ہے۔ اور ان ہی احکام پر دل جمعی کے ساتھ عمل کرنا "طریقت" ہے اور اس جمعیت و دل جمعی میں رسوخ و مہارت پیدا ہو جائے تو اس مرتبہ کا نام "حقیقت" ہے۔ (رشحات العیون)

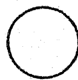
(۲) مولانا نظام الدین علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ شریعت، طریقت، حقیقت کو ہر چیز میں بیان کر سکتے ہیں۔ مثلاً "جھوٹ بولنا"۔ اگر کوئی شخص کوشش و مجاہدہ کر کے ایسا بن جائے کہ اختیاری طور پر جھوٹ اسکی زبان پر جاری نہ ہو تو یہ مرتبہ "شریعت" ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ دل میں جھوٹ کا خطرہ باقی رہے تو پھر اس میں کوشش و مجاہدہ کرنا کہ دل سے بھی جھوٹ کا خطرہ دور ہو جائے تو یہ (مرتبہ) طریقت ہے۔ اور کوشش و مجاہدہ سے یہ حال پیدا ہو جائے کہ بے اختیار کسی طرح بھی جھوٹ اسکی زبان پر ہی نہ آسکے اور کبھی دل میں بھی اختیاری یا بلا اختیار اس کا خیال و خطرہ نہ پیدا ہو سکے تو یہ (مرتبہ) حقیقت ہے۔

رشحات العیون

سولھواں مکتوب

اے عزیز! چاہیئے کہ تیرا نفس خالص ہو، تاکہ (بے شک مراد کو پہونچا جس نے اسے ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا۔ شمس ع ۱۰،۹) کے اسرار کی گہرائیوں سے واقف ہو اور (جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔ شعراء ع ۸۹) کے انوار کی تابانیوں سے قلب سلیم روشنی حاصل کرے اور (اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں۔ حجر ع ۲۹) والی پھونکوں کی ہواؤں سے اس کی مشام میں ایک خوشبو مہک اٹھے اور (وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اسے جو اس سے بھی زیادہ چھپا ہوا ہے۔ طٰہٰ ع ۷) کے راز کی سربستگیوں کے حقایق کی باریکیوں سے ہمکنار ہو جائے اور (اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔ بقرہ ع ۲۸۲) کے مدرسہ میں عشق کی تلقین کرے شاید کہ (اے محبوب فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ آل عمران ع ۳۱) کے رموز اور اشارات کا شعور حاصل ہو جائے اور (کہ وہ اللہ کے پیارے ہیں اور اللہ ان کا پیارا ہے۔ مائدہ ع ۵۴) کے پیالے کے ایک گھونٹ سے اس کو سیراب کریں اور (ستھری شراب

پلائے جائیں گے جو مہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک ہے۔ مطففین ۲۵)
کی شراب سے سرشار مستانوں کی محفل میں اس کا استقبال کریں (جب
ان کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے۔ مطففین ۲۴) کے آئینہ
میں ان لوگوں کے حال کے جمال کا مشاہدہ یوں کرتا ہے جیسا کہ (یہ ہے
وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا۔ یٰسین ۵۲)
تو حسرت سے (اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں اس نے تو ہماری
راہیں دکھا دیں۔ ابراہیم ۱۲) پڑھتا ہے اور نہایت نیاز مندی کے
ساتھ مناجات کرتے ہوئے یوں عرض کرتا ہے (اے رب ہم نے اپنا
آپ برا کیا تو اگر تو ہمیں بخش نہ دے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان
والوں میں ہوئے۔ اعراف ۲۳) جب (تو ہم نے اس کی پکار سن لی
اور اسے غم سے نجات بخشی اور مسلمانوں کو ایسی ہی نجات دیں گے۔
انبیاء ۸۸) والے باد نسیم کے جھونکے خوب چلنے لگتے ہیں اور (تمہارے
رب نے اپنے ذمہ کرم میں رحمت لازم کر لی۔ انعام ۵۴) والی عنایت
کی بجلیاں چمکتی ہیں بجلی کو پھیلانے والا زبان حال سے (اور اللہ
سے اس کا فضل مانگو۔ نساء ۳۲) کی ندا کرتا ہے (اور کہتا ہے اور
اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل
والا ہے۔ بقرہ ۱۰۶)



سترھواں مکتوب

اے عزیز! جب کریم کے فضل کی بادِ صبا، قدیم عنایت کے مقام سے چلنے لگتی ہے تو طلب کے باغوں میں خوشی کے جھاڑ جھومنے لگتے ہیں اور ہمتوں کی شاخوں سے غموں کے پتے یکایک جدا ہو کر گرنے لگتے ہیں۔ اور شوق کی قمری رنج کے نغمے گانے لگتی ہے اور غمگیں انداز میں، (کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے جھک جائیں۔ حدید ع ۱۶) پڑھتی ہے اور انس کا عندلیب زبانِ حال سے (اللہ کے منادی کی بات مانو احقاف ع ۳۱) کی نغمہ سنجی کرتا ہے اور (اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے۔ حم سجدہ ع ۳۳) کے سُر کے ساتھ (وہ اللہ کے پیارے ہیں اور اللہ ان کا پیارا ہے۔ مائدہ ع ۵۴) کے پردے کے پیچھے سے ساز چھیڑتا ہے اور جب (بے شک ہم نے تمہارے لئے نشانیاں بیان فرما دیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔ حدید ع ۱۷) کا ترانہ مشتاقوں کے دلوں کے گوشوں تک اور (بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لئے جو دل رکھتا ہو کان لگائے اور متوجہ ہو۔ ق ع ۳۷) والے محبوں کے باطنوں تک جا پہنچتا ہے تو ان لوگوں کے دل لطف دم درود سے بلاغ بلاغ ہو جاتے ہیں وہ کہہ اٹھتے ہیں (بڑھ کر چلو اپنے رب

کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ۔ حدید ع ۲۱) اور (اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ یونس ع ۲۵) والی قوتِ جذب ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ آپے سے بالکل باہر ہو جاتے ہیں اور (میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا۔ صافات ع ۹۹) کے سیدھے راستہ پہ آنے کی دعوت دیتے ہیں جب (اور یہ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے۔ انعام ع ۱۲۷) کی منزلوں تک رسائی ہوتی ہے تو (ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں۔ اعراف ع ۱۲۵) کے باغ کے درخت (بے شک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ ص ع ۵۶) کے میوے دیتے ہیں اور (کیا نہ جانا کہ کیا حال ہوگا جو کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ علق ع ۱۴) والے اسرار کے ٹھنڈے میٹھے پانی کے حوضوں سے (جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا۔ بنی اسرائیل ع ۱۵) کے ہاتھوں آبیاری کرتا ہے اور (اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ حدید ع ۴) والے پوشیدہ الطاف کی یادِ نسیم کا ایک جھونکا مشام جاں تک پہنچتا ہے اور (اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔ ق ع ۱۶) کے شہود کی بجلیاں چمکنے لگتی ہیں اور روحوں کے پرندے اشباح کے پنجروں سے قدس کی فضا میں شوق کے پروں سے اڑنے لگتے ہیں اور پرانے آشیانہ کی یاد آتی ہے پھر (جیسے پلک مارنا۔ قمر ع ۵۰) کی دوری کے فاصلوں کے تقاضوں کو پس پشت ڈالتا ہے اور کہتا ہے (میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے۔ انعام ع ۸۰) اور طلب کی سواری (وہ دن

جس میں سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا۔ مائدہ ع ۱۱۹) والے سحر صدق کے ساتھ (یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم ان ہی کی راہ چلو۔ انعام ع ۹۱) کے میدان میں دوڑتا ہے اور جب آنکھ میں (تو تم جدھر منہ کرو ادھر اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے۔ بقرہ ع ۱۱۵) کا جلوہ رونما ہوتا ہے اور (سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور۔ قمر ع ۵۵) کے دار السلام سے خبر آپہنچتی ہے اور (اور یہود نے اللہ کی قدرت نہ جانی جیسی کہ چاہئے تھی الانعام ع ۵۲) والی وسیع دریا کا سامنا ہوتا ہے اور (تو قائم رہو جیسا تمہیں حکم ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع لایا۔ ہود ع ۱۱۲) والی موجوں کے طوفان میں گھر جاتا ہے اور اضطراب کی زبان سے (تیرے سوائے کوئی معبود نہیں تجھے پاکی ہے بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔ انبیاء ع ۸۷) کہتا ہے اور (اور تمہارا رب رحم والا بخشنے والا ہے کہف ع ۵۸) والامنادی (اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ حج ع ۷۸) کی ندا کرتا ہے تو (وہی ہے کہ تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔ یونس ع ۲۲) کے الطاف کی امداد آپہنچتی ہے (اور بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ مومن ع ۶۱) والے لطف کے ساحل سے ہمکنار ہوتا ہے اور (اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانہ۔ آل عمران ع ۱۴) والے دار السلام سے ملنے والی پچھلی عنایت کا رضوان (سلامتی ہو تم پر صبر کا بدلہ ہے رعد ع ۲۴) کی خوشخبری کے ساتھ استقبال کرتا ہے اور کہتا ہے (یہ اللہ کی ہدایت ہے جسے چاہے اسے راہ دکھائے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔ زمر ع ۲۳)

سلام بحضور غوث الانام رضی اللہ عنہ

عرض کردہ : مفتی و محدث دکن سید الصوفیہ سید شاہ احمد علی صوفی صفی قادری قدس سرہ
(والد ماجد مترجم)

مظہر کبریا سلامٌ علیک — نائب مصطفی سلامٌ علیک
غوث ہر دوسرا سلامٌ علیک — پیر راہ ہدیٰ سلامٌ علیک
ابن مشکل کشا سلامٌ علیک — فلذۂ فاطمہ سلامٌ علیک
تیرے نانا حسین ابن علی — جد حسن مجتبیٰ سلامٌ علیک
تیرے قدموں کو اپنے کندھوں پر — اولیاء نے لیا سلامٌ علیک
بھاگے شیطان سارے لیتے ہی — اسم اعظم ترا سلامٌ علیک
ہم ہی کا طفیل چوروں سے — قافلہ بچ گیا سلامٌ علیک
تو نے زندہ کیا ہے مردوں کو — محی دیں قادرا سلامٌ علیک
چور تھا ہو گیا خدا کا ولی — تھی نظر تیری کیا سلامٌ علیک
ہم کو بغداد میں بلا لیجئے — ہے یہی مدعا سلامٌ علیک

مفتی صوفی صفی کا کوئی نہیں
تم سوا تم سوا سلامٌ علیک

قطعۂ تاریخ اشاعت

نتیجۂ فکر: مولانا قاری سید شاہ سجاد علی صاحب صوفی قادری (محترم برادر مترجم)

چراغ راہ

۱۴۱۰ ہجری

وارثِ حالِ نبی، غوث الوریٰ، پیرانِ پیر
جن کی ہر بات، ہر ادا، اللہ کو محبوب ہے
آپ ہی کے فارسی میں سترہ مکتوبات کا
ترجمہ اخی المکرم نے کیا، کیا خوب ہے!
جس کے ہر جملے میں گل ہائے طریقت ہیں سجے
جس کا ہر اک نقطہ گویا غنچۂ مرغوب ہے
جابجا آیاتِ قرآنی کے تابندہ چراغ
طالبانِ معرفت کو اور کیا مطلوب ہے
عیسوی سالِ اشاعت کہدیا سجاد نے
عنبریں گلدستۂ عرفان ہر مکتوب ہے

۱۹۹۰ء